بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۹ شہادت ۱۳۴۳ھش ۶ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء | نمبر ۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۸ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو کچھ گھبراہٹ کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے جو اسے پڑھیگا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا تعالیٰ کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ ایسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آتے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی:۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھیگا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی"۔ (البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی آپ نے خطبہ میں احباب کو توجہ دلائی کہ انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ بکثرت پڑھنی چاہیئے۔ آپ نے اس دعا کا ترجمہ اور اس کی لطیف تشریح بیان کرنے کے بعد بتایا کہ یہ دعا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً سکھائی گئی تھی۔ حضورؑ نے اسے اسم اعظم قرار دیا ہے۔ اور موجودہ زمانے کے فتنوں ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے حضور نے اسے بکثرت پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے کہا کہ چونکہ یہ دعا موجودہ زمانہ کے ساتھ خاص تعلق رکھتی ہے اور عظیم الشان برکات کی حامل ہے۔ اور اس کی تاثیرات اول دن سے ہی ظاہر ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت حضورؑ کے فرمان کے بموجب اسے بکثرت پڑھا کریں۔

محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ محترم مولانا شمس صاحب نے پڑھائی جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۱۸ اپریل۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضؓ کے فرزند اکبر محترم خلیفہ علیم الدین صاحب جنہوں نے مورخہ ۱۶ اپریل کو بعمر ۶۵ سال وفات پائی تھی کا جسد خاکی آج مورخہ ۱۷ اپریل کو بروز جمعۃ المبارک نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ربوہ میں موجود جملہ افراد کے علاوہ مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں جنازہ کے ہمراہ گئے۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا شمس صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔

محترم خلیفہ صاحب مرحوم بہت سادہ طبیعت نیک مزاج اور کم گو انسان تھے۔ خود موصی ہونے کے علاوہ دفتر وصیت میں آپ نے کچھ عرصہ خدمات سرانجام دیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اولاد اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں انکا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

ربوہ ۱۸ اپریل۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب گزشتہ دنوں تانگہ کے ایک حادثے میں پاؤں پر چوٹ لگنے کے باعث ابھی پوری طرح چل پھر نہیں سکتے۔ کیونکہ پاؤں پوری طرح دباؤ برداشت نہیں کرتا۔ تاہم صحت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

انشورنس کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کا موجودہ مسلک یہی ہے کہ انشورنس اپنے موجودہ اصول کے مطابق جائز نہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی کے لئے یہ ضروری ہو۔ مثلاً بیمہ کرائے بغیر ملازمت نہ ملتی ہو۔ تجارتی مال نہ منگوایا جا سکتا ہو۔ کارخانہ قائم نہ کیا جا سکتا ہو۔ یا انسان موٹر نہ رکھ سکتا ہو۔ یا حکومت کی طرف سے ہر شہری کے لئے بیمہ کرانا ضروری قرار دیا گیا ہو

(مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اپریل ۶۴ء

مذہب فطرت میں داخل ہے

ایک دینی ہفت روزہ اپنے ایک نوٹ میں یہ بیان کرکے کہ روس میں مذہب کو منظم طور پر دبانے کی کوششیں کی جاتی ہیں مگر اس کے باوجود مذہب عوام بلکہ خود حکومت کے ان کارکنوں کے دلوں سے بھی جو مذہب کو دبانے کی مہم میں کام کر رہے ہیں نہیں نکل سکا یہ لکھتا ہے کہ

"مذہب کتنا سخت جان ہے۔ اگر یہ سخت جان خصوصاً اسلام جن ملکوں میں آزاد ہے اتنے ہی جوش و خروش سے (ان ہتھیاروں سے نہیں جو کمیونسٹ ملک اختیار کرتے ہیں) لوگوں کی زندگیوں کو بدلنے کی جدّوجہد کرے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کے ماننے والے کتنی زبردست قوت اور زندگی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں" (الشیا ۲۴/۴/۶۴ ۱۰ص)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مذہب انسان کی فطرت کا حصہ ہے گو مختلف انسان اپنے مذہبی جذبات کا اظہار اپنے ماحول اور تربیت کے مطابق مختلف شکلوں میں کریں لیکن یہ جذبات انسانی فطرت سے کسی طریقے سے محو نہیں کئے جا سکتے یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو مذہب کے بڑے مخالف ہوتے ہیں اور مذہب کے خلاف بزعم خود بڑے محکم دلائل کا ذخیرہ رکھتے ہیں وہ بھی حقیقت میں مذہبی جذبات سے کبھی عاری نہیں ہو سکتے اور کبھی نہ کبھی یہ جذبات ان کے دلوں میں بھی ابھر آتے ہیں۔

آج تک ہزاروں لاکھوں انسان اسی دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں جو اپنی اپنی بساط کے مطابق مذہب کی مخالفت میں پورا زور لگاتے رہے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں خدا تعالیٰ اور مذہب کے خلاف کتابیں شائع کی گئی ہیں جن میں مذہب کے خلاف نہایت سائنٹیفک اور فلسفیانہ دلائل دئے گئے ہیں مگر ان لوگوں کی یہ تمام کوششیں ناکام ہوتی رہی ہیں۔ مذہب کسی نہ کسی طرح اپنا سر نکال ہی لیتا ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بے شک درست ہے کہ اکثر عوام صحیح مذہب کے ساتھ اپنے توہمات بھی ملا دیتے ہیں اور مذہب کی صورت مسخ کر دیتے ہیں مگر اس کے باوجود صحیح مذہب دنیا سے کبھی ناپید نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔

ہمارے اعتقاد کے مطابق اسلام مذہب کی آخری اور نہایت صاف ستھری اور ہر قسم کے توہمات سے پاک صورت ہے۔ جہاں ایک طرف اسلام انسانی جذبات کو نہایت سادگی سے پیش کرتا ہے وہاں وہ ان تمام توہمات کا قلع قمع بھی کرتا ہے جو انسان کی لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے مذہب کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم اسلام کو مذہب کی سائنٹیفک صورت کہہ سکتے ہیں۔

اس وقت سوا اسلام کے جتنے مذاہب دنیا میں رائج ہیں ان میں اصل مذہب کے ساتھ بہت سے توہمات بھی شامل ہو گئے ہوئے ہیں اسلام کے نزدیک مذہب کی سادہ اور پاکیزہ صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید، رسالت اور معاد پر ایمان لایا جائے۔ قرآن کریم نے شروع ہی میں مذہب کی اسی صورت کو پیش کر دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ
ھدًی للمتقین الّذین یؤمنون
بالغیب ویقیمون الصّلوٰۃ وممّا
رزقنٰھم ینفقون۔ والّذین
یؤمنون بما انزل الیک وما
انزل من قبلک وبالاٰخرۃ
ھم یوقنون۔ اولٰٓئک علیٰ
ھدًی من ربّھم واولٰٓئک
ھم المفلحون۔

یعنی یہ کتاب اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ متقین کے لئے ہدایت ہے وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم نے تم پر اتارا ہے اور جو تم سے پہلے اتارا ہے۔ اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

مذہب کا یہ تصور کتنا سادہ ہے غیب پر ایمان لانا۔ اس کی عبادت کرنا اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ رسالت پر ایمان لانا اور مآل پر یقین رکھنا۔ اسلام یہی ہے اور یہی حقیقی مذہب ہے۔ یہ کتنا سادہ مذہب ہے اور کتنا انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ یہ وہ دین ہے جس کو انسان کبھی چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت کا لب لباب ہے۔ یہ انسانی فطرت میں ازل سے ودیعت ہے۔ حقیقی مذہب اس سے کم و بیش نہیں ہو سکتا اس لئے یہ سائنٹیفک دین ہے۔ آپ کسی مذہب کو لے لیجئے اور اس کے اصولوں پر غور کیجئے خواہ اس پر کتنے ہی توہمات کے خول چڑھے ہوئے ہوں جب آپ ان خولوں اور غلافوں کو ہٹائیں گے تو آپ کو حقیقی مذہب کا جو نظارہ ہوگا وہ اسی قدر ہوگا۔

آپ الحاد میں کتنا ہی دور نکل جائیں مگر جب بھی آپ اپنی زندگی پر غور کرنے بیٹھیں گے آپ کو اس فطری دین سے ہی دوچار ہونا پڑے گا۔ ایک ملحد سے ملحد انسان جب بھی اپنی زندگی پر غور کرے گا اس کو آخر میں ماننا پڑے گا کہ زندگی میں کوئی بات بھی ایسی نہیں ہے جس کا جواب وہ اپنی عقل سے پورا پورا دے سکتا ہے۔ وہ علّت و معلول کا ایک سلسلہ تو چھیڑ سکتا ہے مگر وہ کسی چیز کی آخری علّت نہیں بتا سکے گا۔ اس کا تمام سلسلہ ایک انتہا پر یعنی غیب پر جا کر ختم ہو جائے گا اور اس کو ماننا پڑے گا کہ اس کی زندگی کی آخری علّت غیب میں ملفوف ہے جس کو وہ عقل کے ہاتھ کے ساتھ پھاڑ نہیں سکتا۔ اتار نہیں سکتا۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ عقل کوئی بیکار چیز ہے۔ یہ عقل ہے جس نے انسان کو آج ان توہمات کے زنجیروں سے آزاد کرایا ہے جن میں لاعلمی نے اس کو جکڑ رکھا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عقل ہی انسان کو حقیقی اور فطری دین کی طرف لے جاتی ہے۔ جب بھی انسان اپنی زندگی پر غور کرتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے اس کا نہ صرف کوئی صانع ہے بلکہ اس کو قائم رکھنے والا بھی وہی ہے پھر جب وہ اپنی زندگی کے مشکل مقامات میں پہنچتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض دفعہ عقل اس کی راہنمائی نہیں کر سکتی اس لئے اس کے دل میں یہ تمنّا پیدا ہوتی ہے کہ کوئی ہو جو اس کی راہنمائی کرے۔ وہ دوسروں سے مشورہ کرتا ہے لیکن جب ان مشوروں میں بھی اس کو روشنی نظر نہیں آتی تو اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ جس نے یہ زندگی بنائی ہے وہی اس کی راہنمائی کرے۔ یہ انسانی عقل کی انتہاء ہے۔ عقل ہی اس کی اس حد تک راہنمائی کرتی ہے۔ یہیں سے رسالت کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ رسالت کیا ہے یہی کہ خود صانع حیات کسی انسان کے ہی ذریعہ جس کو وہ خود منتخب کرتا ہے انسان کی ہدایت کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو متقین کے لئے ہدایت فرمایا ہے۔ جو انسان راہنمائی کی خواہش ہی نہیں رکھتا اس کی راہنمائی کس طرح ہو سکتی ہے۔ راہنمائی تو اسی کی ہو گی جو خلوص دل سے راہنمائی کا خواہش مند ہوتا ہے۔ انہی کو اللہ تعالیٰ متقی کا نام دیتا ہے۔

آج انسانی عقل اس حد تک ترقی کر چکی ہے کہ اب انسان کو معلوم ہو گیا ہے کہ زندگی کے ایسے راز ہیں جن کو اس کی عقل کھولنے میں ناکام ہے جن کو عقل ہرگز قیامت تک کھول نہیں سکتی۔ اس لئے آج انسان بحیثیت مجموعی عقل کے اس آخری نقطہ کے بہت قریب آ پہنچا ہے اور اس کے دل میں خواہش اٹھ رہی ہے کہ زندگی کے لئے حقیقی راہنمائی اس کو ملے۔ سو یہ راہنمائی قرآن کریم کی صورت میں ہمارے پاس سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ موجود ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس کو تمام انسانوں تک پہنچائیں۔

اصل بات یہ ہے کہ یہی وہ مذہبی جذبہ ہے جس کو موجودہ زمانہ کی ملحدانہ سائنٹیفک اور فلسفیانہ ترقی انسان کے دل سے مار نہیں سکی اور مار بھی کس طرح سکتا موجودہ ترقی تو عقل کے حدود سے آگے نہیں بڑھ سکتی وہ تو صرف ظاہر حد اس تک ہی راہنمائی کر سکتی تھی سو انسان کو معلوم ہو گیا ہے کہ عقل کی پہنچ کہاں تک ہے اور آج انسان صحیح معنوں میں صحیح مذہب کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ صحیح مذہب ان تک پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے کہ وہ یہ کام کرے چنانچہ آپ نے الٰہی حکم و ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ قائم کی جو آپ کے خلفاء کی زیر نگرانی اللہ تعالیٰ کا یہ کام سرانجام دینے کے لئے کام کر رہی ہے۔ ہر احمدی اس لشکر کا سپاہی ہے جو جاہلیت الحاد اور جاہلانہ توہمات کے خلاف جدوجہد کرنے پر مکلّف ہے۔ تاکہ آسمانی پانی سے دلوں کے کھیت سیراب ہوں اور دنیا میں جنت کے باغ لہلہانے لگیں۔

خلافتِ ثانیہ پر پچاس سال پورے ہونے کی تقریبِ سعید پر

مختلف جماعتوں اور احبابِ جماعت کی طرف سے دلی مبارکباد کے خطوط

لجنہ اماء اللہ قصور

ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ قصور خلافت کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ مولا کریم آپ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

شاہجہان بیگم صدر لجنہ اماء اللہ
قصور ضلع لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور

ہم لجنہ اماء اللہ لاہور کی ممبرات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی فعال اور نہایت درجہ کامیاب خلافت پر پچاس برس مکمل ہونے کی تقریب پر اپنے قلوب میں انتہائی خوشی محسوس کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی بہت شکرگزار ہیں کہ جس نے ہمیں ایسے بابرکت دور میں پیدا کیا کہ جس پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتی ہیں۔ اور آئندہ نسلیں جس پر رشک کیا کریں گی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کو جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہم پر جو ذمہ واری احمدی ہونے کی حیثیت سے عائد ہوتی ہے۔ اس کو کما حقہ نبھا سکیں۔ آمین یا رب العالمین (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

جماعت احمدیہ حافظ آباد

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ حافظ آباد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت کے پچیس سال نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ پورے ہوتے اسلام و احمدیت کی تبلیغ حضور اقدس کے ذریعہ زمین کے کناروں تک پہونچنے یا اسلام کی تائید و نصرت کے لئے سینکڑوں مشن قائم ہونے اور حضور کی خلافت کا ۵۱ واں سال شروع ہونے پر حضور پرنور کی خدمتِ عالیہ میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کام کرنے والی صحت مند اور لمبی زندگی عطا فرمائے اور صحت کاملہ اور جلد عاجلہ سے نوازے۔ اور ہم سب کو حضور کی قیادت میں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار۔ حکیم محمد لطیف امیر جماعت احمدیہ
حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ بشیر آباد

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پچاس سالہ عہد خلافت ثانیہ پر جماعت احمدیہ بشیر آباد سندھ کے کل افراد مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم حضور کی غیر معمولی برکات سے لمبا عرصہ متمتع ہوتے چلے جاویں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت کاملہ وعاجلہ اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ تمام جماعت پر تادیر سلامت رکھے۔

خاکسار فضل احمد برائے امیر جماعت احمدیہ
بشیر آباد سندھ۔

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

پیارے آقا!

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں خلافت ثانیہ کے بابرکت اور کامیاب دور پر پچاس سال کا طویل زمانہ پورا ہوتے دیکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ سربسجود ہیں کہ اس نے ہمیں وہ نایاب وجود عطا فرمایا کہ جس نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے

پس ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدر آباد اپنے رب کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ حضور کی زندگی میں برکت دے۔ اور آپ کو صحت والی عمر عطا فرمائے۔ تا ہم حضور کے زیر سایہ ایک لمبے عرصہ تک اسلام کو دنیا میں پھیلانے کی مبارک خدمات انجام دیتے رہیں تا آنکہ اسلام سارے عالم پر محیط ہو جائے۔ آمین

ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

کلاس والہ ضلع سیالکوٹ

سیدی و آقائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امسال ۱۳ مارچ کو حضور کی بابرکت خلافت کو قائم ہوئے پچاس سال کا عرصہ پورا ہو گیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا حضور کے ساتھ اور جماعت احمدیہ سے ایک بہت ہی نمایاں سلوک ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے حضور کو اتنی لمبی مدت تک خلافت کی مہمات عظیمہ کو نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دینے کی توفیق بخشی۔ جس پر ہم اپنے مولا کریم کے اس بے حد و حساب فضل و احسان کا شکر بجا لاتے ہوئے اپنی جبین نیاز کو اسکے آستانہ پر رکھتے ہیں۔ اور خاکسار اس نہایت ہی مبارک تقریب پر اپنی اور اپنے اہل و عیال اور دیگر متعلقین کی طرف سے حضور کی خدمت بابرکت میں بصمیم قلب اور صدق و اخلاص کے ساتھ دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرما کر اس مبارک عہد سعادت عہد کو مزید لمبے عرصہ تک ممتد فرمائے۔ تا آنکہ احمدیت ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام تمام ادیان باطلہ پر حضور کی زندگی میں ہی غالب آ جائے اور خاتم النبیین فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے بلند تر لہرانے لگے۔ آمین

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد
انسپکٹر وقف جدید

منظور احمد صاحب انور ماڈل ٹاؤن

خاکسار سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خلافت ثانیہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے پر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ ہمیں حضور کے بابرکت اور پُرنور وجود سے تادیر متمتع فرماتا رہے۔ اور حضور پُرنور کو لمبی صحت والی اور پُرمسرت زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

منظور احمد ماڈل ٹاؤن لاہور

یہ غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت ہے،

جماعت کے مخیر دوست حصہ لیکر ثواب کمائیں

— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں ربوہ —

اس وقت سکولوں کے نتائج نکل رہے ہیں اور غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ کی رقم وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے مہیا نہ ہونے پر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء، از خود تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے۔ پس اس وقت جماعت بندی کا وقت ہے۔ میں جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھ کر اس نیک کام میں حصہ لیں اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ نظارت خدمتِ درویشاں کی طرف سے ان طلباء کی امداد کی جاتی ہے۔ جو ہونہار ہوتے ہیں۔ اور ان کے متعلق افسر درسگاہ اور جماعت کے صدر کی رپورٹ بھی تسلی بخش ہوتی ہے۔ پس جماعت کے ذی ثروت دوست آگے آئیں اور اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے ہونہار بچوں کی خدمت کا ثواب کمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

قرآن سوسائٹی کراچی کی طرف سے وفاتِ مسیح کا واضح اعتراف

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ حال ربوہ)

حال ہی میں "سائنٹفک قرآن" کے نام سے قرآن سوسائٹی کراچی کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کے مرتب علامہ شورائی صدر قرآن سوسائٹی ہیں کتاب ایجوکیشنل پریس کراچی میں طبع ہوئی ہے اس میں واضح طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق تسلیم کیا گیا ہے کہ انہیں صلیب کا واقعہ پیش آیا تھا یعنی وہ صلیب پر ضرور چڑھائے گئے تھے مگر قریب المرگ حالت میں صلیب سے اتار لئے گئے اور ایک قبر میں لٹا کر آپ کی مرہم پٹی کی گئی اور تین دن کے بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ وفات پا گئے۔ مصنف نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ مسیح کے رفع جسمانی کے خیالات عیسائیوں کی طرف سے پھیلائے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ "تلک الرسل فضلنا (پ ۳)" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"آپ کے خلاف حضرت یحیےٰ کے خلاف (ناقل) بغاوت کا الزام لگایا گیا جو صحیح ثابت نہ ہو سکا مگر اس کے باوجود یہودی مولویوں کی غوغا آرائیوں سے متاثر ہو کر رومی گورنر نے حضرت عیسےٰ کو صلیب پر لٹکانے کا حکم دے دیا آپ کو جنگل میں لے جا کر صلیب پر لٹکا دیا گیا رات کے اندھیرے میں آپ کے کچھ حمائتی پہرہ داروں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر آپ کو قریب المرگ حالت میں صلیب سے اتار کر لے گئے۔ ایک ٹوٹی ہوئی قبر میں لے جا کر آپ کو لٹا دیا گیا اور آپ کی مرہم پٹی کی گئی۔ تین دن بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور ایک روایت کے مطابق کچھ دیر زندہ رہنے کے بعد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حضرت عیسےٰ کی وفات کے بعد ان کے پیروکار دینِ عیسوی کی تبلیغ میں لگ گئے۔"

(سائنٹفک قرآن ص ۷۷)

عیسیٰ کے رفع جسمانی اور آمد ثانی کا عقیدہ عیسائیوں نے گھڑ لیا تھا۔

علامہ شورائی صدر قرآن سوسائٹی نے اس کتاب میں واضح طور پر یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا عقیدہ عیسائیوں نے یہودیوں کو عیسائی بنانے کی خاطر اختراع کر لیا تھا چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"عیسائی علماء نے یہودیوں کو دائرہ عیسائیت میں لانے کی خاطر حضرت عیسےٰ کی پیدائش کے متعلق بے سروپا باتیں عوام میں پھیلائیں ۔ ۔ ۔ وفات کے متعلق بھی لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا گیا کہ حضرت عیسےٰ نے صلیب پر جان تو ضرور دی ہے لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے اور قیامت کے قریب زمین پر آئیں گے اور عیسائیت کے دشمنوں کا قلع قمع کریں گے ۔ ۔ ۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش اور وفات پر کافی آیات ہیں۔"

(الفیاً ص ۷۷-۷۸)

اس عبارت میں علامہ شورائی صدر قرآن سوسائٹی کراچی نے تسلیم کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قرآن مجید میں کافی آیات موجود ہیں اور ان کی آسمان پر رفع جسمانی اور اسی طرح ان کی آمد ثانی کے عقائد دراصل عیسائیوں کے عقائد ہیں جو عیسائی علماء نے یہودیوں کو دائرہ عیسائیت میں لانے کی خاطر پھیلائے تھے۔ ہمیں گو علامہ شورائی صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جب صلیب سے اتارا گیا اور ان کی مرہم پٹی کی گئی تو آپ صحت یاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت فلسطین سے ہجرت کر گئے اور مشرقی ممالک افغانستان اور کشمیر وغیرہ میں آ کر جہاں بنی اسرائیل آباد تھے اپنا تبلیغی مشن پورا کیا اور بہت عرصہ زندہ رہ کر اور اپنے مشن میں کامیاب ہو کر بالآخر کشمیر میں وفات پائی جہاں آج تک آپ کی قبر سری نگر محلہ خانیار میں محفوظ ہے تاہم علامہ شورائی کی جرأت قابل داد ہے کہ انھوں نے کھل کر وفات مسیح کا اعتراف کیا ہے ہم علامہ شورائی کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں ان پر واضح ہو جائے گا کہ اس قسم کے عیسائی عقائد کا احمدیہ لٹریچر میں کس طرح تار و پود بکھیر کر رکھ دیا گیا ہے اور عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے انشاء اللہ انہیں انتہائی کارآمد مواد احمدیہ لٹریچر سے مل سکے گا۔ علامہ شورائی صاحب نے مسلمانوں کے علماء پر اظہار افسوس بھی کیا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش اور زندہ بجسدہ رفع آسمانی اور آمد ثانی وغیرہ عقائد میں عیسائیوں کے ہمنوا ہیں۔

حقیقت یہ ہے اگر ان عقائد پر مسلمان نظر ثانی کر کے انھیں خیرباد نہ کہیں گے تو وہ عیسائیت کا مقابلہ نہ کر سکیں گے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستر برس پہلے فرمایا تھا کہ "وفات مسیح میں حیات اسلام ہے اس لئے عیسےٰ کو مرنے دو تا کہ اسلام زندہ ہو"

کیا ہی اچھا ہو کہ تمام مسلمان ٹھنڈے دل سے اس مسئلہ پر غور کریں اور عیسائیت کے مقابلہ کے لئے جماعت احمدیہ سے مل کر متحدہ محاذ بنائیں تا کامیابی سے عیسائیوں کا مقابلہ کیا جا سکے جماعت احمدیہ نہ صرف آج سے بلکہ پون صدی سے عیسائیت کا مقابلہ کر رہی ہے اور اس نے عیسائیت کے رد میں زبردست لٹریچر مہیا کیا ہے جس سے مسلمان فائدہ اٹھا کر عیسائیوں کا کامیاب مقابلہ کر سکتے ہیں مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان متحد ہو کر کام کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی توفیق دے۔ آمین

احادیث الرسول

اسلام میں قربانی کی حقیقت و غایت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا۔

(مسند احمد)

ترجمہ - حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی کو مالی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو ایسا شخص ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

تشریح:-

ہجرت کے دوسرے سال میں عیدالاضحیہ کی ابتدا ہوئی۔ یہ قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مقدس یاد میں ہر سال صاحب استطاعت شخص کرتا ہے جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنے فرزند اسمٰعیل کو ذبح کر رہا ہوں مگر خدا تعالیٰ نے انسانی قربانی کی جگہ جانور کی قربانی کا ارشاد فرمایا جس میں یہ اشارہ مقصود تھا کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں انسان کامل اور بہترین نمونہ دکھلائے اور اپنی عزیز سے عزیز چیز خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کر دے یہ قربانی اسلام میں مقرر کر کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ اس ظاہری قربانی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ کوئی ترقی بغیر قربانی کا رد عمل کے نہیں ہوا کرتی اور ایسی قربانی ہی تزکیہ نفس اور تقویٰ پیدا کرتی ہے ورنہ قربانی کے گوشت اور خون کوئی حقیقت نہیں رکھتے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم (الحج)

ان قربانیوں کا گوشت اور خون خدا کو خوش نہیں کر سکتا بلکہ تمہارے تقویٰ اور خلوص نیت کی روح خدا تعالیٰ کو خوش کرتی ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قربانی کی رسم کو باقاعدہ سنت موکدہ کا رنگ دے کر مسلمانوں سے ہر قسم کے جانور کی قربانی کا مطالبہ کیا اور اس سنت موکدہ میں کسی قسم کی تبدیلی اور منسوخی نہیں ہو سکتی صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا ماھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم قالوا فما لنا فیھا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ کہ یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں! آپ نے فرمایا کہ تمہارے بزرگ ابراہیم کی یہ سنت ہے اس پر صحابہؓ نے عرض کیا تو ہمارے لئے اس میں کیا مقصد ہے تو آپ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال مجسم نیکی ہے۔

الغرض قربانی سنت موکدہ ہے اور ہر صاحب استطاعت پر اس کا کرنا واجب ہے۔

(شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

نصرت انڈسٹریل سکول میں داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلوما حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے داخلہ شروع ہے ڈبل ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے مندرجہ ذیل مضمون ہیں:- پینٹنگ - لیدر ورکنگ مشین ایمبرائڈری - ہینڈ ایمبرائڈری - نٹنگ صرف موسم گرما میں ہی سکھائی جائے گی پندرہ اکتوبر کے بعد نٹنگ کی کلاسز بند کر دی جائے گی اور صرف آرڈر کا کام ہو گا۔ پینٹنگ اور لیدر کا مضمون سیکھنے والی لڑکیوں کے لئے دو سے تین بجے تک کلاس ہو گی۔

ضروری تفصیلات دفتر سکول ہذا سے معلوم کی جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ شروع ہے

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گا۔

خواہشمند احباب سکول ہذا کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کرائیں۔ سکول ہذا بفضلہ تعالیٰ مڈل تک پہنچ چکا ہے لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کے لئے آٹھویں تک انتظام ہے۔ ضروری تفصیلات دفتر سکول ہذا سے معلوم کی جائیں۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

گورو نانک جی کا سفر مکہ

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۵)

اشوک جی کو بھی اس امر کا اقرار ہے کہ بھائی گورداس جی کی پہلی وار کی اس مکہ پھیرا بیان کرنے والی پوڑی میں بھی ردوبدل ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے ایک بیان سے ظاہر ہے کہ واراں بھائی گورداس کے ایسے نسخے بھی ملتے ہیں جن میں کعبہ کا گھومنا مرقوم ہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار خالصہ سیوک امرتسر ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۹ء) (ایک اور سکھ ودوان نے بھی اس کی تصدیق کی ہے (ملاحظہ ہو رسالت سنت سپاہی امرتسر فروری ۱۹۵۰ء) حالانکہ موجودہ مروجہ واراں میں کعبہ کی بجائے مکہ کا گھومنا درج ہے۔ (ملاحظہ ہو وار پہلی پوڑی ۳۲) شاید اسی گڑبڑ اور ردوبدل کے پیش نظر اشوک جی نے اپنے حالیہ "مقالہ" میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

پنجم پاتشاہ گورو ارجن دیو جی
کے عقیدتی اور ہم عصر شاعر بھائی
گورداس نے بھی واراں گیان رتناولی میں "پھیریا مکہ کلا دکھادی"
لکھ کر اس تعل کو کسی حد تک تسلیم
کیا" (گورمت پرکاش فروری ۱۹۶۷ء)

گویا کہ بقول اشوک جی بھائی گورداس جی نے اس واقعہ کو پوری طرح تسلیم کرنے کی بجائے کسی حد تک ہی تسلیم کیا ہے۔

ہم اشوک جی کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی مناسب خیال کرتے ہیں کہ بھائی گورداس جی کی اس پوڑی میں اور بعض دوسری سکھ کتب میں اسبارہ میں "ملاں جیون" کا بھی ذکر کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو واراں بھائی گورداس وار پہلی پوڑی ۳۲ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۲۔ جنم ساکھی اردو صفحہ ۱۶۹ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۳۵۔ وغیرہ)

اور "ملاں جیون" اورنگ زیب بادشاہ کے اتالیق تھے۔ (ملاحظہ ہو ہند اورنگزیب کے عہد میں صفحہ ۶)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ پوڑی اورنگ زیب بادشاہ کے زمانہ کے بعد کسی وقت بھائی گورداس جی کی واروں میں شامل کی گئی ہے اور سکھ تاریخ سے یہ واضح ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا جبکہ سکھ مسلم تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو چکی تھی اور سکھ صاحبان نے محض مسلمانوں کو چڑانے کے لئے اپنے نام "محمد" اور "علی" وغیرہ ظاہر کرنے شروع کر دیتے تھے (ملاحظہ ہو مہان کوش صفحہ ۱۱۲ وہ بابا نانک کا زیل نتیجہ صفحہ ۷۳) ایز پاخانہ کو "کعبہ" اور پیشاب کو "آب زمزم" کا نام دینے کی جسارت کی تھی۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۹۱۲ پنتھ پرکاش صفحہ ۱۶۱ و صفحہ ۹۵ و صفحہ ۵۶۶ وغیرہ)

اشوک جی نے اپنے اس مقالہ میں بڑے زور شور سے بیان کیا ہے کہ سکھ دوسروں کے مقامات مقدسہ کا احترام کرتے ہیں۔ انہیں ٹھنڈے دل سے ان باتوں پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر کوئی سر پھرا مسلمان پاخانہ کو "دربار صاحب" یا "سیس گڑھ صاحب" اور پیشاب کو "ٹھنڈے کا امرت" کہنا شروع کر دے تو وہ کیا اسے احترام قرار دیں گے اور کیا وہ خود اور ان کے دوسرے بھائی اسے برداشت کر لیں گے؟ ہمارے نزدیک تو دوسروں کے مقدس مقامات کو اس طرح بیہودہ ناموں سے یاد کرنا افسوسناک حرکت ہے۔ کوئی صاحب اخلاق اور خدا کا خوف رکھنے والا انسان اس قسم کی جرأت نہیں کر سکتا۔ الغرض گورو نانک جی کا مکہ یا کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا۔ اور پھر اپنے پاؤں سے مکہ یا کعبہ کو گھما دینا بھی اسی زمانہ کی ایجاد ہے جبکہ سکھ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کی توہین کرنا اپنا ایک دینی فریضہ خیال کرتے تھے۔

اشوک جی نے اپنے "مقالہ" میں بھائی گورداس جی کی بیان کردہ وار یا اس کی ایک سطر کے گورو گرنتھ صاحب میں درج کئے جانے اور نہ کئے جانے کا تذکرہ بھی کیا ہے اور پھر خاکسار سے اس کی وضاحت چاہی ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مکرم اشوک جی کو شاید یہ علم نہیں کہ جب گورو ارجن جی گورو گرنتھ صاحب مرتب کروا رہے تھے ان واروں کا وجود ہی نہ تھا۔ اس صورت میں ان کے گورو گرنتھ صاحب میں درج کئے جانے یا نہ کئے جانے کی بحث چھیڑنا اشوک جی جیسے مشہور سکالروں کا ہی شیوہ ہو سکتا ہے۔ جو حقائق سے بے پرواہ ہو کر بحث کرنا اپنا شعار بناتے ہیں۔ واروں کی اندرونی شہادت سے اور خود بھائی گورداس جی کی اس پہلی وار سے یہی واضح ہے کہ یہ گورو ارجن جی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے گورو ہرگوبند جی کے گورو مقرر ہو گئے کے زمانہ میں وجود میں آئی تھی۔ جیسا کہ اسی پہلی وار میں مرقوم ہے کہ:-

پنج پیالے پنج پیر چھٹم پیر بیٹھا گور بھاری
ارجن کایا پلٹ کے مورت ہرگوبند سواری
(وار پہلی پوڑی ۴۸)

اب اس صورت میں اشوک جی خود ہی غور فرمالیں کہ گورو ارجن جی کے زمانہ میں جس چیز کا وجود ہی نہ تھا اسکے گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونے یا نہ ہونے کا سوال ہی کیونکر پیدا ہو سکتا تھا۔ اور جن واروں میں چھٹے گورو ہرگوبند جی کی گورو یائی کا ذکر ہے انہیں پانچویں گورو گرنتھ صاحب میں کیونکر درج کر سکتے تھے۔

باقی شاید اشوک جی کو اس کا علم ہو کہ سکھوں میں ایسے خوش فہم لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گورو ارجن جی نے بھائی گورداس جی کی تصنیف بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دی تھی۔ (ملاحظہ ہو دربار صاحب امرتسر مصنفہ سردار اودھم سنگھ جی صفحہ ۳۸)

جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے یہ بیان خلاف واقعہ ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے موجودہ کسی نسخہ میں بھی بھائی گورداس جی کی تصنیف بھی شامل نہیں۔ ممکن ہے کہ سردار اودھم سنگھ جی نے کوئی ایسا گرنتھ دیکھا ہو کہ جسکے آخر میں کسی بھائی نے بھائی گورداس جی کی تصنیف بھی درج کر دی ہو۔ کیونکہ گرنتھ صاحب کے آخر میں لوگوں نے بہت کچھ شامل کرنے کی کوشش کی ہے جو سکھ محققین کو مسلم ہے۔

ڈاکٹر کرپال سنگھ جی نے بھائی گورداس جی کی تصنیف واروں سے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ سوڈھی مہربان جی کی تصنیف جنم ساکھی گورو نانک دیو جی کے بعد وجود میں آئی ہیں۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:-

"مہربان جی کی نوشت جنم ساکھی بھائی گورداس جی کی واروں سے بھی قبل کی تصنیف ثابت ہوتی ہے"
(ترجمہ از جنم ساکھی گورو نانک دیو جی دیباچہ صفحہ ۸۲)

اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے اور سوڈھی مہربان جی کی جنم ساکھی کے وجود میں آنے تک مکہ معظمہ یا کعبہ شریف کے گھومنے والی روایت سکھوں میں مشہور نہیں ہوئی تھی۔ بعد میں وضع کی گئی ہے ورنہ گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی مہربان جی میں اس کا درج ہونا لازمی اور ضروری تھا یعنی نام دیو کا مندر گھمانا گورو گرنتھ صاحب میں درج کروانے والے سکھ بزرگ گورو ارجن جی بھی اسے ضرور درج کروا دیتے اور سوڈھی مہربان جی بھی جنہوں نے بقول ڈاکٹر کرپال سنگھ جی گوربانی پر بنیاد رکھ کر "جنم ساکھی گورو نانک دیو جی" لکھی ہے۔ اپنی نوشت جنم ساکھی میں اسے ضرور شامل کر دیتے۔ ورنہ جو الزام اس سلسلہ میں ڈاکٹر کرپال سنگھ جی نے سوڈھی مہربان پر دیا ہے۔ وہ گورو ارجن جی پر بھی عائد ہوگا۔ جنہوں نے نام دیو کا مندر گھمانا تو گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا۔ مگر اپنے ست گورو نانک دیو جی کا مکہ یا کعبہ گھمانا شامل نہ کروایا۔

سردار شمشیر سنگھ جی اشوک نے اپنے "مقالہ" میں ہماری بیان کردہ باتوں کو ادھوری اور نامکمل شکل میں پیش کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ حالانکہ انہیں چاہیئے تھا کہ ہماری جس بات پر وہ کوئی تنقید کرنا چاہتے تھے۔ پہلے اسے اصل اور مکمل الفاظ میں درج کر دیتے اور پھر جو چاہتے اس پر تنقید کرتے۔ اس طرح یہ واضح ہو جاتا کہ ہمارا کیا منشاء ہے اور اشوک جی اس کے جواب میں کیا فرماتے ہیں مثال کے طور پر ہم چند ایک باتیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) اشوک جی ایک مقام پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کا ایک ٹکڑا یوں نقل کیا ہے کہ:
"یہ افتراء کہ گویا مکہ باوا گورو نانک کے پیروں کی طرف پھرتا تھا۔ نہایت مکروہ افتراء ہے"
(ست بچن صفحہ ۵۵ رسالہ گورمت پرکاش امرتسر فروری ۱۹۶۷ء)

حضور کا یہ ارشاد اشوک جی نے نامکمل اور ادھوری شکل میں پیش کیا ہے۔ حضور نے اس واقعہ کے مکروہ افتراء ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ بہت بعد میں سکھ کتب میں داخل کیا گیا ہے چنانچہ حضور نے اس کی اگلی سطر میں یہ فرمایا تھا کہ:-

"مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیہودہ
باتیں اس وقت کتاب میں ملائی
گئی ہیں۔ جب بابا نانک صاحب کا حج
کرنا بہت مشہور ہو گیا تھا"
(ست بچن صفحہ ۵۶)

اس سے صاف واضح ہے کہ حضور اس واقعہ کو اس لئے مکروہ قرار دے رہے ہیں کہ خود سکھ کتب میں اس کی کوئی سند نہیں بلکہ یہ بعد میں سکھ کتب میں داخل کیا گیا ہے۔ پس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس بناء پر اس واقعہ کو مکروہ افتراء قرار دیا ہے۔ وہ ایک واضح اور ثابت شدہ حقیقت ہے کوئی بھی سکھ ودوان سکھ کتب سے اس کی سند پیش نہیں کر سکتا۔ ع

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

الغرض یہ بہت بعد میں جنم ساکھیوں وغیرہ میں شامل کیا گیا ہے اور خود اشوک جی نے بھی اپنے اس مقالہ میں دبی زبان میں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یہ واقعہ پرانی جنم ساکھیوں میں نہیں ہے اور دوسرے سکھ محققین کے نزدیک بھی مکہ گھومنے کی کہانی (بالکل جھوٹی) ہے۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل کا بیان ہے کہ:-

"مکہ پھرنے والی کہانی سرے سے جھوٹی ہے
۔۔۔۔ مکہ کی گوشٹ لکھنے والے نے نام دیو کی
کہانی سرقہ کر کے ایک بے جوڑ قصہ بنا رکھا ہے
(ترجمہ از رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۲ء)

اسکے علاوہ سردار دیوان سنگھ جی مفتون نے اسبارہ میں یہ فرمایا ہے کہ:-

"سکھ تاریخ نے ۔۔۔ بعض ایسی گپوڑ بازی
بھی کی گئی ہے جس پر کوئی عقلمند یقین کرنے کے لئے
تیار نہیں مثلاً گورو نانک جی ۔۔۔ عرب گئے اور
وہاں جا کر آپ کی کرامت سے کعبہ کا رخ پھر گیا"
(اخبار ریاست دہلی ۲ جولائی ۱۹۴۸ء)

پس مکہ گھومنے والی جھوٹی کہانی اور من گھڑت واقعہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بجا طور پر افتراء قرار دیا۔ بلکہ سکھوں میں بھی ایسے ودوان موجود ہیں جن کے نزدیک یہ کہانی سرے سے جھوٹی ہے اور "گپوڑ بازی" ہے۔ اشوک جی کم از کم یہ تو بتا دیتے کہ کیا جنم ساکھی کے پرانے نسخوں اور ۱۸۸۴ء کے مطبوعہ نسخہ میں مکہ گھومنے والی ساکھی درج ہے؟ میں تو یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ سوڈھی ساکھی کے کسی بھی نسخہ میں خواہ وہ پرانا ہو یا نیا، قلمی ہو یا مطبوعہ مکہ گھومنے کا واقعہ واضح الفاظ میں مرقوم نہیں اور جنم ساکھیوں اور دوسری سکھ کتب کے مختلف بیانات کے اختلاف نے اس واقعہ کو ایک من گھڑت قسم کی تحریر ثابت کر دیا ہے اور زبان حال پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اسکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (باقی)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- پاکستان نیوی میں کمشن

میکینکل انجینئرنگ و الیکٹرک انجینئرنگ برانچز۔ ایگزیکٹو و سپلائی برانچز۔
راشن وردی سرکاری۔ تنخواہ کیڈٹ ۱۵۰/- ۱½ سال بعد بطور مڈشپ مین تنخواہ ۲۶۵/- دو سال بعد بطور سب لیفٹیننٹ تنخواہ ۳۵۰/-۔ امتحان داخلہ ۷ تا ۱۰ جولائی کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ وغیرہ۔

شرائط:- انٹرمیڈیٹ فزکس و ریاضی۔ غیر شادی شدہ۔ عمر یکم ۶۲ء کو ۱۷ تا ۲۰
انٹرمیڈیٹ کا امتحان امسال دینے والے بھی درخواست کر سکتے ہیں۔

درخواستیں ۲/۶۲ء۔ ایمک۔ فارم نیوی ہیڈ کوارٹرس (ایجوکیشن ڈائرکٹریٹ) کراچی سے یا آرمی و نیوی رکروٹنگ آفس کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ سے لیں۔ (پ۔ ٹ ۶۲/۴/۹)

۲- لائبریری سائنس سرٹیفکیٹ کورس

عرصہ چھ ماہ (مئی تا اکتوبر) ایوننگ کلاسز۔ فیس یکصد پیشگی
شرائط:- انڈر گریجوایٹ۔ درخواستیں ۶۲/۴/۲۰ تک بنام سکرٹری ویسٹ پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن۔ ہیلے کالج آف کامرس لاہور (پ۔ ٹ ۶۲/۴/۱۰)

۳- ریگولر کمشن آرمی۔ وظیفہ برائے بی ایس سی انجینئرنگ

سولین سکالرشپ سکیم۔ مفت تعلیم۔ چار سالہ کورس بی ایس سی انجینئرنگ اور آرمی میں ریگولر کمشن ٹیکنیکل برانچ۔ (۱) انجینئرنگ یونیورسٹی ڈھاکہ (ب) ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (ج) این ای ڈی گورنمنٹ انجینئرنگ کالج کراچی (د) انجینئرنگ کالج پشاور
شرائط: ۶۲/۱/۱ کو عمر ۱۶ تا ۲۱۔ ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن (انجینئرنگ)
اپریل ۶۲ء میں امتحان ایف ایس سی دینے والے بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔
درخواستیں ۶۲/۵/۳ تک بنام PA/Dte, PA — 3(a) Adj Gen Br
فارم درخواست (اپنے کالج کے پرنسپل G.H.Q. Rawalpindi
سے یا نزدیک کے دفتر بھرتی سے (پ۔ ٹ ۶۲/۴/۱۰)

۴- بھرتی فوج میں باقاعدہ کمشن

شرائط: انٹرمیڈیٹ۔ عمر ۶۲/۴/۳۰ کو ۱۷ تا ۲۲
درخواستیں ۶۲/۵/۳۰ تک بنام (ڈی) Adj Gen's Branch, PA-3
P.A. Directorate
G.H.Q. Rawalpindi
فارم درخواست اپنے کالج کے دفتر سے لیں یا کسی دفتر بھرتی سے (پ۔ ٹ ۶۲/۴/۱۳)
(ناظر تعلیم)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں
(مینیجر)

مجلۃ الجامعہ

جامعہ احمدیہ کا فکری ترجمان
مجلۃ الجامعہ
کا
پہلا شمارہ شائع ہو گیا
چند لکھنے والے
- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ
- ملک سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ
- استاذ مبارک احمد ملک استاذ عربی ادب جامعہ احمدیہ
- سید محمود احمد صاحب ناصر استاد مذاہب جامعہ احمدیہ

ان کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے تین نادر خطوط۔

ولادت

برادرم چوہدری محمد شریف صاحب آف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نیوکی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶۲/۴/۱۰ بروز جمعۃ المبارک فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ نومولود کی صحت کاملہ اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

مرزا محمد سلیم اختر مربی ضلع لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

کویت کے عازمین حج

مکرمی مسعود احمد صاحب ہاشمی مقیم کویت کی اطلاع کے مطابق کویت سے اس سال ہماری جماعت کے نو کس (چار مرد۔ تین عورتیں اور دو بچے) حج پر روانہ ہو رہے ہیں —— دعا کی غرض سے اس کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے

۱- مکرم عبدالغفور صاحب سیالکوٹی معہ والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ	=	۳
۲- مکرم جمعدار غلام رسول صاحب گجراتی	=	۱
۳- مکرم شیخ حمید اللہ صاحب ابن شیخ محمد اکرم صاحب	=	۱
۴- مکرم نذیر احمد صاحب سونگی معہ اہلیہ صاحبہ	=	۲
۵- عزیزم مبارک احمد ابن مکرم نذیر احمد صاحب سونگی	=	۱
۶- عزیزہ خالدہ بنت 〃 〃 〃	=	۱

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حج بیت اللہ کی برکات سے انہیں کما حقہ متمتع فرمائے۔ اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین
(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

درخواست ہائے دُعا

عزیزی آفتاب احمد خان انگلستان انجینئرنگ کا کورس کرنے گئے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز کی جملہ مساعی میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔
(اہلیہ اللہ داد خان صاحب گجرات)

مکرمہ اہلیہ صاحبہ اللہ داد خان صاحب نے دعا کی تحریک کی غرض سے کسی مستحق کے نام ایک خطبہ نمبر جاری فرمایا ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

۲- میرے والد حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف لاہور میں بیمار ہیں۔ میو ہسپتال میں برائے علاج داخل ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو شفا عطا فرمادے (آمین ثم آمین) نصیر الرحمٰن ناصر دستونگ)

۳- بچوں کے پاس ہونے کی خوشی میں محترمہ بیگم صاحبہ ریاض احمد صاحب نظامی پورن نگر سیالکوٹ نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کی یہ کامیابی مبارک کرے۔ (مینیجر)

۴- کیپٹن ہادی علی خان مرحوم کی اہلیہ کا مورخہ ۳۱ مارچ کو لیاقت نیشنل ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت دعائیں فرمائیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے محترمہ کو صحت عطا فرمائے۔ آمین (حمید علی خان گوہر ۳- A-۱۲/۹ ناظم آباد کراچی)

۵- غانا کے ایک نیوی کے افسر جو کہ عیسائی تھے۔ گذشتہ دنوں سنگاپور میں ہمارے مبلغ مولوی محمد صدیق صاحب کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔ آجکل بیمار ہیں۔ کچھ عرصہ سنگاپور میں ہی زیر علاج رہے اب ڈاکٹروں کے مشورہ پر انگلستان علاج کے لئے گئے ہیں۔ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اخبار میں درخواست دعا شائع کر کے ممنون فرمادیں۔ ان کا اسلامی نام محمود ہے اور افریقن نام Keith پورا نام یہ ہے MR. Keith Mahmud Dadzie
(نائب وکیل التبشیر)

۶- میرے والد محترم (حافظ محمد عبداللہ صاحب) پچھلے دو ہفتہ سے بعارضہ پرسیر صاحب فراش ہیں احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ والد صاحب کو کامل شفا عطا فرمادے۔ آمین
(اے۔ اختر۔ شیخ۔ لاہور)

۷- ان دنوں میری والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے۔ آمین نثار احمد۔ راولپنڈی)

۸- مکرم نصر اللہ خان صاحب کافی لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری بچی ثریا بیگم بھی بعارضہ بخار سخت بیمار ہے اس کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (سید امتیاز احمد شاہ چک لالہ راولپنڈی)

۹- میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نشتر میڈیکل ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہنے کے بعد لاعلاج سمجھ کر فارغ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی رو سے معدہ میں کینسر ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کا علاج جانتے ہوں۔ تو مطلع فرمادیں۔
(رشید احمد قریشی لیدر براد رز رحیم یار خان)

وصایا

ضروری نوٹ :-

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۶۲۷۲

میں کرم بھری بیوہ میاں نوردین مرحوم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ماہ مئی ۱۹۰۵ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے ایک عدد مکان جو میرے خاوند مرحوم میاں نوردین صاحب کا متروکہ ہے جس کے ۱/۸ حصہ کی وارث ہوں مکان کی کل بازاری قیمت ۴۸۰۰/- روپے ہے میرے حصہ کا مبلغ چھ صد روپیہ بنتا ہے اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت نیز میری ماہوار پنشن مبلغ ۱۲/- روپے ہے اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں جو ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا کرم بھری بیوہ گواہ شد۔ عبدالمالک شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال کھاریاں۔ گواہ شد:۔ بقلم خود غلام محمد ولد نوردین مرحوم پسر موصیہ کھاریاں ضلع گجرات۔

مسل ۱۶۲۷۳

میں محمد عبداللہ ولد میاں علیم الدین قوم احمدی کمہار پیشہ مزدوری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک مکان رقبہ چار مرلہ بعمارت پختہ و خام قیمت اندازاً ۱۶۰۰/- روپے واقع اندرونی قصبہ کھاریاں ضلع گجرات میری ملکیت ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ ۴۰/- روپے پر ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ جو بھی آمد ہوگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نشان انگوٹھا :۔ محمد عبداللہ موصی موضع کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال کھاریاں ضلع گجرات ۲۔ سلطان محمود انور شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حال کھاریاں ضلع گجرات۔

مسل ۱۶۲۷۴

میں ناصر احمد ولد چوہدری ظفر اللہ خان قوم جٹ پیشہ زمینداری تجارت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور ۱۲۷۔ آر بی ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد غیر منقولہ ہے اراضی زرعی واقعہ ۱۲۔ ایکڑ نہری واقع بہلول پور ۱۲۷۔ آر بی تحصیل و ضلع لائل پور جس کی موجودہ اندازاً قیمت مبلغ ۱۲۰۰۰/- ہزار روپے ہے میری اس وقت سالانہ آمد فی از تجارت ۸۰۰۰/- روپے ہے اور زمینداری ۵۰۰۰/- روپے ہے میں اپنی اس مندرجہ بالا جائداد و آمد فی جو بھی ہو گی اس کا ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد بھی کوئی جائداد پیدا کروں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میں اپنی زندگی میں مذکورہ بالا جائداد کا حصہ وصیت مندی کے بھاؤ ادا کر دوں گا۔ اگر خدانخواستہ ایسا نہ کر سکوں اور میرے ورثاء اس بات کے پابند ہوں گے کہ میرے ورثہ میں سے مندرجہ بالا وصیت کے مطابق ۱/۹ حصہ صدر انجمن مذکور کو ادا کر دیں ورنہ میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ناصر احمد بقلم خود۔ گواہ شد صلاح الدین احمد ناظم جائداد۔ گواہ شد عصمت اللہ خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلول پور ضلع لائل پور۔

مسل ۱۶۲۷۵

میں محمد حفیظ ولد عبدالمجید قوم کشمیری پیشہ دکانداری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے میرے والد صاحب زندہ ہیں جائداد ان کے نام ہے اس وقت میری آمد فی ماہوار ۱۱۲/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ دستخط موصی محمد حفیظ دکاندار آبادی حاکم والی گلی غلام حیدر جٹ گوجرانوالہ شہر۔ گواہ شد۔ اقبال محمد خان سیکرٹری وصایا گوجرانوالہ گواہ شد۔ شیخ عبدالرحیم بقلم خود مکان نمبر اگلی چاولیاں اندرونی کھیالی دروازہ۔ گوجرانوالہ شہر۔

مسل ۱۶۲۷۶

میں منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد قوم سنگھ پال جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ککرالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد منیر احمد۔ سارجنٹ پی اے ایف سٹیشن۔ کوہاٹ۔ گواہ شد شریف احمد بقلم خود موصی نمبر ۱۶۰۷۸ زعیم دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ غلام احمد بقلم خود موصی نمبر ۳۱۸۸۔ نمبر ۴ مین رود ڈسمن آباد۔

مسل ۱۶۲۷۷

میں رشیق احمد چوہدری ولد چوہدری غلام احمد قوم سنگھ پال جٹ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ککرالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۴۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا اس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ رشیق احمد چوہدری ۸۰ مسلم آبادی کراچی ۵ مغربی پاکستان۔

مسل ۱۶۲۷۸

میں طاہر احمد قریشی ولد قریشی محمد افضل قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اپریل حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میری ماہوار آمد اس وقت ۴۰/- روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد طاہر احمد قریشی ابن قریشی محمد افضل واقف زندگی معرفت الفضل اردو گول بازار۔ ربوہ۔ پاکستان۔ گواہ شد قاضی عبدالرحمن محلہ دارالصدر شرقی گواہ شد۔ عبدالرحمن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

مسل ۱۶۲۷۹

میں رحمت بی بی زوجہ ملک عبدالمجید صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن لائل پور گلی نمبر ۵ مکان ۱۱۶ پی انارکلی بازار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت مبلغ ۵۰۰/- روپے نقد ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا مہر مبلغ ساڑھے تینتیس روپے تھا جو کافی عرصہ ہوا میں نے اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کیا تھا۔ الامتہ نشان انگوٹھا رحمت بی بی۔ گواہ شد۔ بقلم خود ملک عبدالمجید خاوند موصیہ گواہ شد۔ امتہ الرؤف۔ نائب صدر لجنہ اماء اللہ لائل پور۔ گواہ شد غلام دستگیر نائب امیر جماعت سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ لائل پور شہر۔

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

• اننت ناگ ۱۸ اپریل ۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ خواہ کتنی ہی گولیاں چلائی جائیں اور کتنی ہی سختی کی جائے اب کشمیر کے عوام کو خود اختیاری کا حق استعمال کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ کل یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کہنا کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو چکا ہے بالکل غلط ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ کشمیری اپنا حق مانگ رہے ہیں اور اس کے باوجود ہندوستان کہے جا رہا ہے کہ کشمیریوں کا حق خود اختیاری استعمال کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے ہندوستانی لیڈروں کو خبردار کیا کہ دھمکیوں سے مجھے اپنے راستہ سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ مجھے دوبارہ گرفتار کر لینے سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا۔ کشمیری عوام اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک خود اختیاری کا حق حاصل نہیں کر لیں گے۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ دن ختم ہوئے کہ جب طاقت کے بل پر کسی ملک پر قبضہ برقرار رکھا جا سکتا تھا۔

• سرینگر ۱۸ اپریل ۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ پرسوں رات درہ بانہال سے گزر کر وادی کشمیر میں داخل ہو گئے۔ وہ ان دنوں بخار نزلہ اور زکام میں مبتلا ہیں لیکن کچھ دیر اپنے سفر کو ملتوی کرنے کے بعد وہ دوبارہ چل پڑے ہیں۔ شیخ عبداللہ نے رات ویری ناگ میں گزاری یہاں سے وادی شروع ہوتی ہے اور کشمیر کا اہم ترین دریا جہلم بھی یہیں سے نکلتا ہے۔ کشمیری لیڈر کل اننت ناگ پہنچ گئے وہ آج صبح سرینگر میں داخل ہوں گے۔

بارش اور شدید سردی کے باوجود کل ہزاروں کشمیری عوام اپنے عظیم لیڈر کے استقبال کے لئے بانہال سرنگ کی دہری جانب محو انتظار رہے آخر جب انہیں معلوم ہوا کہ شیر کشمیر آج نہیں آ رہے ہیں تو وہ مایوس ہو کر شام کو واپس لوٹ گئے۔ اننت ناگ میں شیخ عبداللہ کے شاندار استقبال کے لئے کئی میل تک آرائشی دروازے تعمیر کئے گئے تھے۔

• نئی دہلی ۱۸ اپریل ۔ شیخ عبداللہ نے اعلان کیا ہے کہ مفاد پرستوں کا ایک ٹولہ یہ چاہتا ہے کہ مجھے پنڈت نہرو سے نہ ملنے دیا جائے اور ریاست میں بدنظمی اور گڑبڑ پیدا کی جائے۔ شیخ صاحب نے الزام لگایا کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ کشمیر میں بحران کبھی ختم نہ ہو تاکہ ان کی ضرورت اور اہمیت برقرار رہے۔

دہلی کے اخبار "سٹیٹسمین" کی اطلاع کے مطابق شیخ عبداللہ نے پرسوں ڈوڈہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسانی حقوق اب پنڈت نہرو کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب پنڈت نہرو ظلم و ناانصافی کو کبھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ چاہے وہ ظلم و زیادتی سپین میں ہو یا چیکوسلاویکیہ میں، پنڈت نہرو اس کے خلاف پوری قوت سے آواز اٹھاتے تھے۔

• جکارتہ ۱۸ اپریل ۔ انڈونیشیا نے کشمیر کے سوال پر پاکستان کے موقف کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ کل وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کی طرف سے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ تنازعہ کشمیر کو کشمیری عوام کی مرضی اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے ہونا چاہیئے دونوں وزرائے خارجہ نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ تنازعہ کشمیر سے کشمیریوں کے بنیادی حقوق کا گہرا تعلق ہے اور محض اس جھگڑے کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات خراب چلے آ رہے ہیں اور افریشیائی اتحاد پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔

مشترکہ اعلامیہ میں بنڈونگ کانفرنس کے دس اصولوں کا حوالہ دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تنازعہ کشمیر کو پُرامن طور پر حل کر لیا جائے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس جھگڑے سے علاقہ کا امن متاثر ہو۔

دونوں وزرائے خارجہ نے عہد کیا ہے کہ ان کے ملک بنڈونگ کانفرنس کے مقاصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں گے اور افریشیائی اتحاد کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے مسٹر بھٹو اور ڈاکٹر سوباندریو نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ صدر ایوب اور صدر سوکارنو کے دورہ کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات اور مضبوط ہو گئے ہیں۔

• ڈھاکہ ۱۸ اپریل ۔ کل ڈھاکہ میں طوفان باد و باراں کی وجہ سے تین گھنٹے تک زندگی بالکل معطل رہی۔ یہ طوفان شمال مشرق کی سمت سے آیا اور ڈھاکہ سے گزرتا ہوا جنوب مشرق کی طرف چلا گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق طوفان سے کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور متعدد کچے مکانات تباہ ہو گئے۔

طوفان کی وجہ سے فضائی نظام بھی معطل ہو گیا اور ڈھاکہ میں اترنے والے کئی طیاروں کو کلکتہ اور چاٹگام بھیجنا پڑا۔

• کراچی ۱۸ اپریل ۔ وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان کل شام راولپنڈی سے کراچی پہنچے۔

شکریۂ احباب و درخواست دعا

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ قادیان

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور خاکسار کی طرف سے الفضل میں میری اور میری بیوی (سیدہ امۃ القدوس بیگم) کی علالت اور بعد میں عزیز کلیم احمد کی ولادت کے اعلانات طبع ہونے پر احباب کرام نے جو دعائیں فرمائیں اور خطوط و تاروں کے ذریعہ ہماری بیمار پرسی کی اور فرزند کی ولادت پر مبارکباد دی میں ان سب کا ممنون ہوں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

اب ہم دونوں میاں بیوی کی صحتیں خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہیں از راہ کرم احباب ہم دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ اور نومولود عزیز کلیم احمد سلمہ کے صالح۔ خادم دین اور با اقبال ہونے اور صحت و سلامتی کے ساتھ دراز عمر پانے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(خاکسار مرزا وسیم احمد از قادیان)

احباب جماعت اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی شاندار قربانی

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید)

جماعت احمدیہ کراچی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی نیکیوں میں پیش پیش ہے خصوصاً من حیث الجماعت مالی قربانی میں ایک مثالی مقام رکھتی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

اس کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ جب چند دن پہلے وہاں وقف جدید کا چندہ بڑھانے کی تحریک کی گئی تو بہت سے دوستوں نے اپنا چندہ بڑھا کر دگنا کر دیا بلکہ بعض احباب نے تو پانچ گنا تک اضافہ کر دیا۔

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے بحیثیت مجلس امسال ایک معلم کا اوسط سالانہ خرچ اٹھانے کا وعدہ کیا، فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

(خاکسار مرزا طاہر احمد)

ماہنامہ "انصار اللہ" کا اپریل ۶۴ء کا شمارہ ۲۰ اپریل کو شائع ہوگا۔

ماہنامہ "انصار اللہ" کا اپریل ۶۴ء کا شمارہ ۱۵ اپریل کو شائع ہونا تھا لیکن بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے اب یہ ۲۰ اپریل کو پوسٹ کیا جائے گا انشاء اللہ۔ یہ ایک خاص شمارہ ہے جو خلافت سے متعلق نہایت اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ خلافت ثانیہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی بابرکت تقریب کے سلسلہ میں موجودہ ہوا۔ اہل قلم حضرات نے خلافت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بہت قیمتی مقالے سپرد قلم فرمائے ہیں۔ ان کا مطالعہ قارئین کرام کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا (مدیر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

"الفرقان" کا قمر الانبیاء نمبر شائع ہوگیا

ماہنامہ الفرقان کا قمر الانبیاء نمبر ۱۶ اپریل کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ سو صفحات پر مشتمل ہے ۱۵ اپریل دہمی کا نمبر ہے اس میں سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت پر ۳۰ مقالات و نظمیں شامل ہیں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے متعدد خطوط شائع ہوئے ہیں لکھنے والے بزرگوں میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جناب مرزا عبدالحق صاحب جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کے مضامین بھی خاص توجہ سے پڑھے جانے والے ہیں اس نمبر کی ایک تعداد سفید کاغذ پر چھپوائی گئی ہے جو دوست چاہیں دو روپے بھیج کر دفتر الفرقان ربوہ سے طلب فرمائیں (مدیر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ البصیر کے پھیپھڑے میں رسولی کی گٹھلی چلی گئی تھی پچھلے دنوں میو ہسپتال میں برانکوسکوپی کے ذریعہ اس کے کچھ ٹکڑے نکالے گئے تھے اب لاہور سے اطلاع آئی ہے کہ طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے آج اس کا اپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔ (خلیفہ صلاح الدین احمد ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵